سوال

(05) فلموں میں کیئے جانے والے نقلی نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہی ہے اور مذاق بھی حقیقت ہی ہے، نکاح، طلاق، اور رجوع کرنا۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (2194) سنن ترمذی حدیث نمبر (11849) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2039)

ہمارے ہاں ڈراموں اور فلموں میں اکثریت شادی اور نکاح کا اسکرپٹ موجود ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان میں شادی کا حقیقی رنگ غالب نظر آتا ہے، اور نکاح کی شرائط بھی اس کہانی اور اسکرپٹ کا حصہ ہوتی ہیں۔ یعنی اس میں مہر مقرر کیا جاتا ہے، گواہان بھی مقرر ہوتے ہیں لڑکا اور لڑکی سے رضامندی بھی حاصل کی جاتی ہے اور نکاح خواں محفل میں ایجاب وقبول بھی کرواتا ہے۔ یہ ساری چیزیں اس ڈرامے یا فلم کی کہانی کا اسکرپٹ ہوتی ہیں، ظاہر ہے یہ سب ایک مذاق اور غیر سنجیدہ صورتیں ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں کیوں کہ نکاح کی شرائط موجود ہے، کیا ایسا نکاح منعقد ہوجاتا ہے، اور وہ لڑکا لڑکی حقیقی طور پر رشتہ ازدواج میں منسلک ہوجاتے ہیں۔؟ قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمادیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلے میں اہل علم کے ہاں دو طرح کی رائے پائی جاتی ہے، بعض اس کے منعقد ہونے کے قائل ہیں تو بعض عدم انعقاد کے قائل ہیں۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ڈراموں میں کیا جانے والا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نکاح نہیں، بلکہ نکاح کی نقل ہوتی ہے، اور اس میں نکاح کرنے والوں سمیت کسی کی بھی نکاح کی نیت نہیں ہوتی، سب اس کو تمثیل ہی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ نکاح سمیت ہر عمل میں نیت کا ہونا ضروری ہے۔ آپ کی بیان کردہ مذکورہ حدیث کے مطابق ڈرامہ میں نکاح دکھانے والے نہ تو وہ سنجیدگی سے نکاح کر رہے ہوتے ہیں، اور نہ مذاق سے نکاح کر رہے ہوتے ہیں، اور نہ ہی وہاں نکاح کی شرائط وارکان موجود ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ تو نکاح کی صرف نقل کر رہے ہوتے ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے مدارس میں بچوں کو نکاح کا طریقہ سکھانے کے لئے نکاح کی پوری پوری نقل کی جاتی ہے۔

لیکن یاد رہے کہ یہ ایک گناہ والا کام ہے، جس میں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اور جھوٹ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے اور اللہ سے معافی مانگنی

چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 19

محدث فتویٰ